سوال

ایک شخص کی بیوی اپنے خاوند پر سب وشتم کرتی ہے، اس نے کئی بار بیوی کو دھمکایا بھی لیکن وہ زبان درازی سے باز نہیں آتی، خاوند برداشت نہیں کر سکتا، اب اسے اپنی بیٹی سے بھی علیحدہ ہونے کا خطرہ نظر آرہا ہے اس صورت میں خاوند کو کیا کرنا چاہیے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود وسلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

اگر بیوی زبان دراز ہو اور خاوند پر سب وشتم اور لعن طعن کرتی ہو تو خاوند کو چاہیے کہ وہ اسے وعظ ونصیحت کرے، اور اسے اس کی سزا سے ڈرائے، اور اس بری اور غلط کلام کے نتیجہ میں ہونے والے گناہ سے آگاہ کرے

خاص کر اس کے لیے تو خاوند کے ساتھ سب سے زیادہ حسن سلوک کی ضرورت ہے، اس کا ادب واحترام کیا جائے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"اگر میں کسی کو کسی دوسرے کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں؛ اس لیے کہ اللہ تعالی نے ان پر خاوند کا عظیم حق رکھا ہے"

سنن ابوداود حدیث نمبر (2140) سنن ترمذی حدیث نمبر (1159) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ابوداود میں اسے صحیح قرار دیا ہے

اس کے خاوند کو چاہیے کہ وہ جس طرح اللہ سبحانہ وتعالی نے قرآن مجید میں عورتوں کے ساتھ سلوک کرنے کا کہا ہے ویسے ہی عمل کرے، اسے سب سے پہلے وعظ ونصیحت کرے، اور اگر اس سے کوئی فائدہ نہ ہو تو اسے بستر میں علیحدہ چھوڑ دے، اور اگر اس سے بھی فائدہ نہ ہو تو ہلکی پھلکی مار کی سزا دے، اور اگر پھر بھی کوئی فائدہ نہ ہو تو پھر بیوی کے میکے والوں میں سے کسی کو ڈال کر اصلاح کی کوشش کرے تا کہ خاندان کی حفاظت ہو اور اگر اولاد ہے تو ان کا بھی خیال رکھا جا سکے

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

مرد عورتوں پر نگران ہیں اس لیے کہ اللہ تعالی نے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے، اور اس لیے کہ انہوں نے اپنے مالوں سے خرچ کیا ہے، نیک وصالح اور اطاعت کرنے والی خاوند کی غیر موجودگی میں حفاظت کرنے والی، کہ اللہ نے ان کی حفاظت کی ہے، اور جن عورتوں کی تمہیں بدماغی کا ڈر ہو تو انہیں وعظ ونصیحت کرو، اور انہیں بستر میں علیحدہ چھوڑ دو، اور انہیں ہلکی سی مار کی سزا دو، اگر وہ تمہاری اطاعت کر لیں تو پھر ان پر کوئی راہ تلاش مت کرو، یقینا اللہ تعالی بلند بالا ہے النساء (34).

بیوی کو جو نصیحت کی جائے اس میں خاوند کی نافرمانی کرنے کی سزا اور گناہ بیان کی جائے، اور اگر اطاعت کرتی ہے اسے کتنا اجر وثواب حاصل ہوگا

اسی طرح یہ بھی واضح کیا جائے کہ طلاق ہو جانے کی صورت میں اسے اور اس کی بچی اور خاوند کو کیا کچھ نقصان اور ضرر ہوگا، اور اگر حالات اسی طرح رہیں تو پھر ازدواجی زندگی پر کیا اثرات مرتب ہونگے

اگر عورت نصیحت قبول کرے اور نصیحت اس پر اثرانداز ہو اور وہ مخالفت کرنے سے رک جائے تو یہی مطلوب ومقصود ہے، اور اگر پھر وہ اپنی بدماغی برقرار رکھے اور زبان درازی کرے تو پھر خاوند کے لیے اسے طلاق دینے میں کوئی حرج نہیں

علماء کرام نے بیان کیا ہے کہ عورت کی بداخلاقی اور سوء معاشرت کی بنا پر ضرر و نقصان پہنچنے کی صورت میں ضرورت کے وقت اس سے غرض حاصل نہ ہوسکنے کی صورت میں طلاق دینا مباح ہے "

دیکھیں : المغنی (324/10).

سائل کو کہا جائیگا کہ آپ نے جو اپنی بیٹی کے بارہ میں خوف کا اظہار کیا ہے کہ اگر علیحدگی ہوگئی تو بیٹی دور ہو جائیگی ، یہ ایک معتبر چیز ہے اس کا ضرور خیال کیا جائے ، اگر آپ کو خدشہ ہے کہ آپ اس کی تربیت نہیں کرسکتے اور طلاق سے بیٹی کو نقصان اور ضرر پہنچے گا تو پھر آپ دونوں خرابیوں کے مابین موازنہ کریں

یعنی ایک بداخلاق اور زبان دراز بیوی کے ساتھ رہنے کی خرابی اور طلاق کی صورت میں بیٹی کی تربیت پر اثر پڑنے کی خرابی دونوں کو دیکھ کر فیصلہ کریں

شرعی قواعد اور اصول میں یہ شامل ہے کہ : بڑی خرابی سے دور رہنے کے لیے چھوٹی خرابی کا ارتکاب کر لینا چاہیے "

اور آپ اس سلسلہ میں کوئی فیصلہ کرنے سے قبل استخارہ ضرور کریں ، اور اس کی اصلاح کی حتی الامکان کوشش بھی کریں ، اگر ایسا نہ ہوسکے تو پھر آپ اپنی بیٹی کے لیے احتیاط کریں اور اس کی پرورش و تربیت کا کوئی بندوبست کرلیں ، اور اس عورت کے پاس مت چھوڑیں کہ وہ اس کی تربیت بھی بداخلاقی پر کرتی رہے

ہم آپ کو عاجزی وانکساری کے ساتھ اللہ سے دعا کرنے کی وصیت کرتے ہیں ، اور آپ اللہ کا تقوی ضرور اختیار کریں کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے متقی لوگوں سے رزق دینے اور مشکلات سے نکالنے کا وعدہ کیا ہے

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور جو کوئی بھی اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرتا ہے اللہ سبحانہ وتعالی اس کے لیے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے ، اور اسے رزق بھی وہاں سے دیتا ہے جہاں سے اس کا وہم وگمان بھی نہیں ہوتا ، اور جو کوئی اللہ تعالی پر توکل کرے تو اللہ تعالی اسے کافی ہوجاتا ہے ، یقینا اللہ تعالی اپنا کام پورا کرکے ہی رہے گا ، اللہ سبحانہ وتعالی نے ہر ایک چیز کے لیے ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے الطلاق (2-3).

اسی طرح ہم آپ کو یہ بھی نصیحت کرتے ہیں کہ آپ ہر قسم کے گناہوں سے توبہ واستغفار کریں ، کیونکہ ہوسکتا ہے بیوی کی بدزبانی اور بداخلاقی بندے کے گناہ کی سزا ہو جن کا ارتکاب کرچکا ہے ، جیسا کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ سے بیان کیا جاتا ہے انہوں نے کہا :

" میں اللہ کی نافرمانی کرتا ہوں تو میں اسے اپنی بیوی اور اپنے جانور کے اخلاق میں دیکھتا ہوں "

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمارے اور سب مسلمانوں کے حالات کی اصلاح فرمائے

واللہ اعلم

الاسلام سوال وجواب

96103